بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

تیئیسواں پارہ

سورہ یٰسین 36

انیسویں تراویح

1۔ سورت کا پہلا مُبین اِمامِ مُبِینٍ آیا ہے اللہ تعالیٰ کا علم سب پر حاوی ہے وہ مالک کل ہے۔ کل کا اِمام جو چاہے سو وہ کرے اس کا علم پہلے سے لوحِ محفوظ میں لکھا گیا ہے وہی اس کائنات کا اِمامِ اول اور اِمامِ آخر اور اِس سارے عالم پر گواہ ہے۔

2۔ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ اللہ کی ذات صفات بے نیاز اور صمدیت والی ہے اللہ کی بندگی عبادت چھوڑ کر کسی اور کی عبادت کرنا ضلالت گمراہی میں چلا جانا ہے کھلی گمراہی بربادی ہوگی۔

3۔ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ۔ نیک کام کرنے سے بچنے کے بہانے مت بناؤ۔ عذر، حیلے، معذرت، حجت، دلیلیں مت گھڑو، بحث مباحثہ کام نہ کرنے کے لیے جواز مت ڈھونڈو یہ کھلی گمراہی ہے۔ اللہ لوگوں کو توفیق و ہدایت ایک کو دیتا ہے اور صرف ایک بار ہی دیتا ہے تمہارے حیلے، بہانوں سے وہ ہدایت کی توفیق چھن جائے تو صریح گمراہی بربادی لازم ہے اس گمراہی ضلالت سے پھر کوئی نہیں بچا سکتا تم دین سے دور ہوتے جاؤ گے خدا کی نظروں سے بھی دور۔

4۔ بَلٰغٌ مُّبِیْنٌ رسول اللہ کا کام دین کی تعلیمات قرآن مکمل تم تک پہنچا دینا ہے۔ انہوں نے تمہیں قرآن مکمل طور پر پڑھ کر سنا دیا۔ اپنی عملی زندگی اخلاق کردار قرآن کے مطابق تمہارے سامنے رکھ دی۔ رسول اللہ کی اطاعت رسول اللہ کی پیروی کرنا تم پر فرض کیا گیا۔ تم خود مختار، آزاد، عقل و فہم، اِرادہ اور عمل کی پوری آزادی تم کو دی گئی ہے رسول اللہ کی اطاعت کرو یا نافرمانی میں زندگی بسر کرو۔

5۔ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ اگر زندگی کی راحت، آرام، زندگی کا چین و سکون چاہتے ہو تو قرآن کو تھام لو۔ اسکو روزانہ تلاوت کیا کرو۔ پڑھا کرو سمجھا کرو۔ جو لوگ مومنوں کو خدا کی راہ سے ہٹا کر دنیا کے کھیل کاموں میں لگا دیتے ہیں دنیا داری کی طلب و جستجو میں نکل جاتے ہیں دین اور آخرت سے بے خبر غافل رہتے ہیں وہ مومنوں کے دشمن ہیں دشمنی کرنے والے ہیں ان سے ہوشیار رہو۔

6۔ قرآن مبین: دنیا کی کامیابی آخرت کی زندگی کا خیال ہے تو قرآن کو پڑھا کرو۔ اسکی ہدایت پر عمل کرو۔ تمہاری بیماری کا علاج قرآن کی آیات شفاء میں ہے تمہاری مصیبتوں کا حل قرآن کے طریقہ زندگی اور صبر و نماز میں ہے۔ قرآن تمہارا رہبر ہے ہر چیز کا علم حکمت دانائی سکھا دی گئی ہے قرآن سے رہنمائی لوگے تو آخرت کی ہمیشہ کی زندگی سنور جائیگی تمہاری دنیا آسان اور کامیاب ہو جائے گی۔

7۔ خصیم مبین: جانتے ہو انسانی فطرت کو کیا جھگڑالو واقع ہوا ہے۔ خود کو علامہ کہتا ہے علامۃ البیان بیان کرتا ہے سوچ سوچ کر دور دور سے فتنہ سامانیاں تلاش کر کے لاتا ہے نئی نئی باتیں دلائل جواز پیدا کرتا ہے عجب تاویلات پیش کرتا ہے کٹ حجتی پر اتراتا ہے اس کے نفس کا شر، منطق، خود غرضی کا فلسفہ لوگوں کو شک شبہ میں ڈال دیتا ہے اور دین کے راستے سے الگ کرتا رہتا ہے۔ دین کو عقیدہ کو عقل کی کسوٹی پر پرکھ کر دیکھتا، پرکھتا ہے خود ہی آپ اپنا دشمن ہے۔ خود ہی برائی گمراہی غفلت کاہلی کیطرف راغب رہتا ہے۔ اپنی دوزخ آپ ہی تیار کرتا ہے۔ اپنی تباہی کا خود ذمے دار ہوتا ہے۔ بیماری، امراض، رنج، تکلیف میں خود ہی مبتلا رہتا ہے۔ دین تو بالکل سیدھا سادھا عقیدہ بالغیب ایمان بالیقین سے زیادہ کوئی اور بات نہیں چاہتا عرب کا بدو جاہل کافر جب دین کا ایقان و ایمان لاتا ہے تو ابو بکر، عمر، عثمان اور علی بن جاتا ہے اس لیے کہ رسول اللہ سے انہوں نے سنا۔ یقین کیا غیب پر اور ایمان و یقین کو مستحکم کر لیا۔ آخرت سنوار لی، قرآن بار بار عقل و خرد فہم و شعور کو للکارتا ہے کہ غور کرو اس کائنات پر موت اور حیات پر جو کچھ تم دنیا میں تم کما کر بنا کر سجاؤ گے وہی تمہارے کفن کیساتھ لپٹ کر جائیگا۔ دوزخ کی آگ کی چادر ہوگی تو اسی پر قبر میں لیٹ جاؤ گے۔ جنت کی دری قالین ساتھ باندھ کر کفن کیساتھ لیجاؤ گے عالم برزخ میں قبر کے اندر اسی پر سونا لیٹنا ہوگا۔ عقل کو دین کے تابع کرو نہ کہ دین کو عقل کے تابع رکھو۔ پھر خدا کی بندگی نہیں ہوگی۔ زندگی مختصر ہے مہلت کا وقفہ مختصر ہے۔ آخرت کا یقین رکھو قیامت ضرور آنیوالی ہے۔ دوبارہ زندہ ہو کر خدا کے سامنے پیش ہونا ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی کے ساتھ ظلم و زیادتی نہیں کرنیوالا۔ اللہ نے تم کو طویل عمر عطا کی ہے اسکی بندگی عبادت کے لیے نہ کھیل کود تماشے کے لیے، قرآن کی ہدایت عام ہے، جسکی مرضی دین پر چلے سب دین زندگی گزارے قیامت کے دن فیصلہ ہو جائیگا۔ انسان اپنی خلقت میں خدا کا ناشکرا ہے خدا کے انعامات اور احسانات کا شکریہ ادا نہیں کرتا اسکی تخلیق قطرہ گندگی کا عدم سے وجود میں آنا ہے اور کیسا تڑاق پڑاق خدا کے بارے میں دین کے بارے میں بحث کرنے

لگتا ہے خدا کا انکار کرتا ہے دین سے بے راہ ہوجاتا ہے آپ اپنا دشمن ہے خدا قادر مطلق ہے وہ ارادہ کرلیتا ہے تو کہہ دیتا ہے کُن اور وہ ہوجاتا ہے۔ "فیکون" آخرت میں دوبارہ تم اس کے حکم سے دوبارہ زندہ کرکے اٹھائے جاؤ گے اس دن تم سے پوچھا جانیوالا ہے۔

اس کے بعد سورۃ الصّٰفّٰت قرآن کی 37 ویں سورت شروع ہوتی ہے۔ قرآن قسم کھاتا ہے تین چیزوں کی شروع میں وہ مومن مسلمان جو صف باندھے زمین پر اور فرشتے آسمانوں میں صف باندھے خدا کی عبادت بندگی میں کھڑے ہوتے ہیں۔ ان کی قسم، دوسرے صف باندھے ہوئے مجاہدین اسلام کافروں کے اوپر ڈانٹتے جھپٹتے ان پر حملہ کرکے حق و باطل میں آگے بڑھتے ہیں ان کی قسم اور ان نمازیوں کی جو صف باندھے قرآن کی تلاوت کرتے رہتے ہیں قرآن سنتے رہتے ہیں ان کی قسم تمہارا خدا بے شک واحد ہے اکیلا ہے مالک ہے اس کائنات ارض و سما کا۔ اسکی بادشاہی ہر طرف ہے۔ ذرا اس کا دارالخلافہ نظر اٹھا کر تو دیکھو کیسا جگ مگ منور روشن نظام شمسی کا قافلہ تاروں کو جھرمٹ میں لیئے لگا ہوا ہے۔ عقد ثریا ہے نجم الثاقب ہے کہکشاں ہے۔ یہی نہیں بلکہ یہاں آسمان کے چوکیدار بھی اپنی شناخت چھپائے ہوئے اوپر آسمانوں کی نگہبانی کرتے رہتے ہیں۔ شیطان جو قدرت رکھتا ہے آگ اور دھوئیں کی [illegible] اوپر آسمانوں تک چلا جاتا ہے وہاں آسمانوں میں فرشتوں کی سن گن آہٹ سے قدرت کے اسرار و بھید غیب کے علم کا اندازہ لگاتا ہے پھر آکر زمین والوں کو اپنے شاگردوں کے ذریعے غیب کی باتیں بتا کر سارا کارنامہ اپنا دکھاتا رہتا ہے۔ ایسی کوئی صورت شیطان پیدا کرتا ہے چھپ کر اوپر آتا ہے تو آسمان کا نگہبان ستارہ اسکے تعاقب میں اس پر جھپٹ کر اسکو بھگا دیتا ہے۔

نظام کائنات شیطان کی گرفت سے محفوظ ہے۔ اللہ نے اپنے پیغمبروں کا حال سنایا ہے نوح علیہ السلام کا قصہ ہے حضرت ابراہیم کا بنی اولاد سے عہد و اقرار کا بیان ہے کہ وہ خدائے واحد کی عبادت کریں گے اس کے بعد اسمٰعیل علیہ السلام کے بچپن لڑکپن کی سعادت مندی کا وہ مشہور واقعہ قربانی کا سنایا جسکی ہر سال حج کے موقع پر تجدید ہوتی رہتی ہے۔ باپ نے بیٹے کی گردن پر چھری پھیر دی یہ آزمائش ابراہیم کے لیے بہت بڑی تھی خدا کے حکم پر مومن بڑی سے بڑی آزمائش پر کامیاب رہتا ہے اللہ نے وَفَدَیْنٰہُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ کا مژدہ سنایا اسکو قیامت تک باقی رکھا عالم اسلام کو نمونہ تسلیم و رضا کا دیا حج کا رکن عبادت بنایا اس کے بعد دوسرے پیغمبروں کا ذکر سنایا۔ الیاس کا ذکر پہلی بار آیا۔ لوطؑ اور ان کی بیوی کا حال سنایا یونس مچھلی والے پیغمبر کا قصہ تفصیل سے سنایا کہ کس طرح مچھلی نے انہیں نگل لیا اور کنارے پر چھوڑ دیا تھا۔

اس کے بعد سورہ ص قرآن کی 38 ویں سورت آتی ہے۔ اسکی ابتداء نصیحت سے ہوتی

ہے اس میں ایک اٹل حقیقتِ دین کی بنیادی بات بتائی جارہی ہے۔ انسان جو کچھ زبان سے کہے اگر اس کا دل اس کو مان لے تو وہ بات اٹل ہوتی ہے۔ مومن جب کلمہ طیبہ زبان سے کہتا ہے تو اس کا دل اسکی حقیقت کو سمجھ لیتا ہے۔ یہی بنیادی بات اس کا عقیدہ ہے اور عقیدہ اس کے عمل کا محرک بنتا ہے۔ زبان سے صرف لاالٰہ الااللہ کہہ دینا کافی نہیں ہے کلمہ پڑھنے سے آدمی مسلمان نہیں ہوجاتا۔ دل سے اس کا یقین بھی کرے عقیدہ ایک اللہ کا پیدا ہو تو سارے معبود اس کی نظروں سے گر جاتے ہیں کوئی اور الٰہ اس کے دل کے اندر اس کا حاجت روا، مددگار، سفارش کرنیوالا، روزی دینے والا نہیں ہوتا صرف ایک خدا ہوتا ہے اسی کے نام کی عبادت جائز ہے اسی کے آگے درخواست کرنا ہے اسی سے نماز میں دعا کرتا ہے اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْن انسان کا نفس بڑا منہ زور اور سرکش ہے اس کی ہزاروں خواہشات ہیں لاکھوں ارمانیں دل کے اندر پوشیدہ ہیں ان سب کی تکمیل انسان چاہتا ہے۔ زندگی مختصر ہے کس طرح سب کی تکمیل ہوسکے۔ اسلیئے وہ اپنی خواہشات کی تکمیل کے لیے بہت سے خدا بہت سے جھوٹے معبود حاجت روا، مشکل کشا بنالئے ہیں ان سے رجوع ہوتا رہتا ہے کفر شرک میں مبتلا رہتا ہے ایک خدا کو چھوڑ دیا جس کا اس نے شروع میں اقرار کیا تھا لاالٰہ الااللہ اس کلمہ کا مطلب یہ ہے انسان خود کو خود کی خواہشات ارمانوں کو خدا کی مرضی کے مطابق قرآن کی تعلیمات کے مطابق بنالے تو پھر اسکی دنیا بھی کامیاب، آخرت بھی سنور جائیگی۔ دنیا اس کلمہ طیبہ کے زیر نگیں ہے اور یہ قرآن اس پر صاد (ص) کرتا ہے تصدیق کی مہر لگاتا ہے۔ اس کی مثالیں قرآن نے داؤد اور سلیمان پیغمبروں کے حالات سُنا کر کرتا ہے حکومت اور اقتدار کے نشہ میں داؤد نے ہمیشہ خدا کی اطاعت کی صحیح فیصلہ سنایا اسکی منصفی عدالت کا فیصلہ خدا کے حکم کے مطابق ہوتا تھا۔

بندہ اپنا معاملہ ہر وقت خدا سے رجوع رکھے اسی سے منصفی چاہے اس کی عدالت سے ڈرے داؤد کے بعد حکومت اور نبوت سلیمان کو ملی اس نے بھی باپ کے نقش قدم پر خدا کی اطاعت اور بندگی کی۔ ان کی بہت بڑی فوج تھی بے مثال دُنیا کی حکومت قوت ہواؤں کو زیر فرمان شیطانوں کو تابع فرمان جیسی حکومت تھی۔ ایک دن شوقِ جہاد میں سلیمان نے اپنا وارث سلطنت کا خیال دل میں لایا ان کی کئی بیویاں تھیں ان سے کوئی اولاد نہ ہوئی بہت کوشش ارمان، آرزو پیغمبر کی دعائیں سب ناکام ہوئیں۔ خدا جسکو چاہتا ہے وارث دیتا ہے حکومت اور سلطنت دیتا ہے۔ اللہ کی مرضی مصلحت ہے۔ بندہ کا کام صبر کرنا۔ برداشت کرنا مولا کی مرضی پر صابر رہنا ہے۔ صبر کی بہترین مثال ایوبؑ کے واقعہ سے دی اس کو صبر ایوبی بے مثال صبر سے تعبیر کیا۔ ایسا صبر کسی پیغمبر نے نہیں پورا کیا۔ اللہ نے صبر کا انعام صبر کا پھل بہت میٹھا

کر کے دیا نبوت واپس ملی بیوی بچے دوبارہ عطا کئے مال دولت صحت تندرستی سب کچھ خدا نے ایوب کو عطا کیا وہ صابر تھے۔ لوگو! اصل بات کلمہ لاالہ اللہ کا مطلب جاننا ہے۔ زندگی کا مقصد اسی کی تعبیر اور تفسیر میں پوشیدہ ہے۔

اس کے بعد قرآن کی 39ویں سورت الزمرہ شروع ہوتی ہے اعتقاد اللہ پر اور آخرت پر قرآن کی تعلیم اول ہے۔ کسی لالچ کسی صلہ کی تمنا کے بغیر عبادت خالص اللہ کی بندگی کی کرنی چاہئیے۔ اللہ نے جو احسانات انسان پر انعامات مفت عطا کئے ان کے شکر کا طریقہ عبادت ہے۔ ذکر ہے نماز ہے پانچ اوقات میں اپنے رب کے حضور کھڑا ہوجانا ہے یہ شکرانہ ہے کتنے بندے خدا کے اس کا شکر ادا کرنیوالے اسکی خالص بندگی کرنیوالے ہیں۔ اکثریت نافرمان' ناشکر گزار گمراہ ہے' یہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے جو بوؤ گے وہی کاٹو گے جو جیسا عمل کرکے زادِ راہ میں ساتھ لے جاؤ گے وہی سب کچھ تم کو ملے گا۔ قرآن تمہاری ہدایت کے لیے کافی ہے۔ اس کو روزانہ پڑھا کرو' دل کا چین زندگی کا سکون تم کو واپس ملیگا تمہاری مشکلات و مسائل کا حل قرآن میں ڈھونڈو ہر سطر پر آیت میں اس کا جواب اس کا حل موجود ہے ضرور ملیگا۔ اللہ توفیق صرف ایک بار دیتا ہے نیک توفیق ہدایت تم اسکی قدر نہ کرو لاپرواہی بے اعتنائی برتو توفیق بھی چھن جاتی ہے اللہ جسکو چاہتا ہے نیک توفیق وہدایت دیتا ہے مومن متقی لوگ خدا پر کامل بھروسہ رکھتے ہیں اللہ ان کے لیے کافی ہے وہی ان کا مولا اور مددگار ہوتا ہے۔ موت کا وقت مقرر ہے کبھی بھی آجاتی ہے سوتے جاگتے اٹھتے بیٹھتے دن کو کسی وقت رات کسی وقت جب وقت پورا ہوا اس دنیا سے چلنا ہوگا۔ خالی ہاتھ۔ عبادت بندگی کا وقت مہلت بھی ختم توبہ و استغفار کی مہلت بھی نہیں ملی۔ کیا ساتھ لیجاؤ گے؟ نیک متقی صالح لوگوں کے لیے جنت کی نعمتیں ہمیشہ کے آرام عیش کی زندگی ہوگی۔ خدا کے فرشتے سلام لائیں گے۔ استقبال کریں گے جنت کے دروازوں پر مومن متقی لوگوں کا ہجوم ہوگا اور نافرمان سرکش کافر ظالم لوگ مجمع کثیر میں جوق در جوق دوزخ کے دروازوں سے گزریں گے دوزخ کے 19 فرشتے ہیں وہ سوال کریں گے لوگو! کیا تمہیں ہدایت کرنیوالا دین کی باتیں بتانے والا کوئی پیغمبر تمہارے پاس نہیں آیا تھا جو تم گمراہ ہو کر ادھر نکل آئے یہ تو بری جگہ بہت خراب ٹھکانہ ہے۔ اللہ کا وعدہ سچا ہے وہ پورا ہو کر رہیگا اللہ کے فرشتے قیامت کے دن خدا کا عرش تھامے ہوئے ہوں گے پروردگار اپنے عرش پر بیٹھا فیصلے کررہا ہوگا۔ فرشتے پروردگار کی حمد و ثناء ذکر و تسبیح میں مصروف ہوں گے نیک بندوں کے حق میں دعا کر رہے ہوں گے۔